ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

اسی ذرّے میں ظرفِ آسماں باقی نہیں رہتا
جسے خورشید سے ربطِ نہاں باقی نہیں رہتا

سوائے دل کوئی جب رازداں باقی نہیں رہتا
من و تو کا حجابِ درمیاں باقی نہیں رہتا

تصرف چاہتا ہے جو چمن کے پتے پتے پر
اسے فکرِ حدودِ آشیاں باقی نہیں رہتا

پیامِ وصل بن جاتی ہے جب دل کی ہر اک دھڑکن
تو پھر لطفِ نویدِ ناگہاں باقی نہیں رہتا

خزاں میں بھی نظر رکھتے ہیں گلشن پر نظر والے
اگرچہ لطفِ سیرِ گلستاں باقی نہیں رہتا

مری پرواز کی وہ پہلی منزل ہے جہاں کوئی
نشانِ سرحدِ کون و مکاں باقی نہیں رہتا

سبک پرواز منزل سے سبک ہو کر گزرتے ہیں
گلوں پر شبنمِ تر کا نشاں باقی نہیں رہتا

فنا سے پیشتر ہی جو فنا فی الذات ہو جاتے
دو عالم میں بتاؤ وہ کہاں باقی نہیں رہتا

محبت اس گھڑی بھی رازداں اس کو سمجھتی ہے
جب اس کو اعتبارِ رازداں باقی نہیں رہتا

نہیں ہوتا گزر برقِ تپاں کا جس گلستاں میں
وہاں پھولوں میں رنگِ جاوداں باقی نہیں رہتا

نیازِ عشق میں ذوقِ خودی ہوتا ہے جب پیدا
تو پھر فرقِ جبین و آستاں باقی نہیں رہتا

نظر ہوتی ہے حائل یا کہ جلوہ وقتِ نظارہ
کہوں کیوں کر حجابِ درمیاں باقی نہیں رہتا

آلم اک بے حقیقت شے ہے دل والوں کی آنکھوں میں
وہ دل جس میں کہ عزمِ نوجواں باقی نہیں رہتا

حُسنِ تغزل

از

(جناب راحت مولائی ایم۔ اے۔ ال۔ بی (علیگ))

اُٹھ رہا ہے چمن میں تلاطم
لٹ نہ جائے کلی کا تبسّم

محوِ گفتار ہیں ماہ و انجم
آؤ بچ کر گزر جائیں ہم تم